بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل
روزنامہ
قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۳ | ۲۷ ماہ صلح ۱۳۲۴ ہش | ۱۲ صفر ۱۳۶۴ ھ | ۲۷ جنوری ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۸ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج بارہ بجے دن سے ضعف دل کی شکایت ہے اور کچھ حرارت بھی ہے۔ گلے کی خراش بھی رفع نہیں ہوئی۔ اور بخش بھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج مختصر خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا۔ مگر نماز حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھائی۔

آج سکاوٹ ٹریننگ کیمپ میں طلباء نے مختلف قسم کے کام کر کے دکھائے۔ جو صرف چند دن کی ٹریننگ کے لحاظ سے قابل تعریف تھے۔ آخر میں جناب سید زین العابدین صاحب۔ جناب ماسٹر خیر الدین صاحب چودہری محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ ٹریننگ افسر انچارج۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے تقریریں فرمائیں جن میں سکاوٹ طلباء کو ضروری نصائح کیں۔ جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر نے سب اصحاب کا جو ٹریننگ دیکھنے کے لئے آتے رہے شکریہ ادا کیا۔ اور سکاوٹ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

ھو الناصر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے ساتھ ہو

تحریکِ جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۷ فروری ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سلسلہ کے کام خدا تعالیٰ کے ہیں۔ جو سلسلہ کے کام کریگا۔ وہ اپنا اجر اللہ تعالیٰ سے پائیگا۔ اس کے لئے بار بار میں نے دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ تحریک جدید کی جب تحریک ہو۔ تو بعض دوست ثواب کے لئے خواہ کارکن ہوں یا نہ ہوں کام کے لئے آگے نکل آیا کریں۔ چنانچہ جب بھی ایسا ہوا ہے۔ غیر معمولی طور پر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے کاموں میں برکت دیدی ہے۔ اب چونکہ دس سال پہلے دور کے گزر چکے ہیں۔ غالباً دوستوں نے سمجھا ہے۔ کہ اب کام کا وقت گزر گیا ہے۔ حالانکہ جب کانٹا بدلتا ہے۔ وہی وقت خطرہ کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس دفعہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ کئی جماعتوں اور افراد میں سستی کے آثار نظر آتے ہیں۔ اور کئی جماعتوں اور افراد نے اپنے وعدے اب تک نہیں بھجوائے۔ کئی جماعتوں نے پوری تندہی سے کام نہیں کیا۔ حالانکہ یہ امر جماعت پر واضح ہو چکا ہے۔ کہ ابھی اصل کام کی بنیادیں بھرنے میں بہت بڑی قربانی کی ضرورت ہے۔ اور اب صرف بارہ تیرہ دن وعدوں کے لکھوانے میں رہ گئے ہیں۔ جہاں ایک حصہ جماعت نے بے نظیر ایثار کا ثبوت دیا ہے۔ وہاں دوسرے حصہ میں سستی بھی نظر آ رہی ہے۔ گویا کہ وہ تھک گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ اور ان میں چستی پیدا کرے۔ عمل مقبول وہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں انسان کو زیادہ قربانی کا موقعہ ملے۔ وہ عمل جس کے بعد انسان تھک جائے۔ ایک خطرہ کا الارم ہے۔ جس سے مومن کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ سے تحریک جدید کے تمام ان مجاہدوں کو جنہوں نے اب تک اپنے وعدے نہیں بھجوائے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جلد اپنے وعدے بھجوائیں۔ اور تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اگر فہرست نہیں بھجوائی۔ تو اب جلد مکمل کر کے بھجوادیں۔ اور پہلے ناقص بھجوائی ہے۔ تو اب مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کا مددگار ہو۔ میں نے نو سالہ میعاد کی زیادتی قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق بڑھائی ہے۔ کہ دوزخ پر انیس نگران ہونگے۔ پس میں نے چاہا۔ کہ تحریک جدید کی ہر جماعت کی قربانی انیس سال کی ہو جائے۔ تاکہ دوزخ کے دروازے اسکے لئے بند ہو جائیں۔ اور دوزخ کے انیس کے انیس داروغے بجائے ان کے دشمن کے ان کے دوست ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام تحریک کے مجاہدوں پر خواہ دفتر اول کے ہوں۔ خواہ دفتر دوم کے اس دنیا کی جنت اور اگلے جہان کی جنت کا سامان پیدا کرے۔ اور اسلام کی فتوحات کی ایک مضبوط بنیاد ان کے ہاتھ سے رکھوادے۔ اللھم آمین والسلام

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

زنانہ سکول سالٹ پانڈ کیلئے چندہ اور لجنات اماء اللہ

از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ

زنانہ سکول سالٹ پانڈ۔ افریقہ کے چندہ کیلئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ جلسہ سالانہ پر ارشاد فرما چکے ہیں۔ اور حضور اقدس کی طرف سے تمام لجنات کے لئے ایک خاص رقم مقرر کر کے اُن کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ تمام لجنات کی سیکرٹریوں کو چاہئے۔ کہ جلد از جلد وعدے اور رقم ارسال فرمائیں۔ لجنہ اماء اللہ سکندر آباد کے ذمہ یکصد روپے کی رقم ڈالی گئی تھی۔ ان کی طرف سے دو سو اکیس روپیہ حضور کی خدمت میں پیش ہو چکا ہے۔ دوسری لجنات کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ وہ بھی اپنی قدیم روایات کو قائم رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ اور جلد سے جلد چندہ ارسال فرمائیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

"گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ کے اس علاقہ میں ہے۔ جہاں ایسے لوگ بھی رہتے ہیں جو ننگے پھرتے ہیں اور کچی چیزیں کھاتے ہیں۔ اور درختوں کے نیچے رہتے ہیں۔ وہاں ہمارے مبلغ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک عظیم الشان کام کر رہے ہیں کہ مردوں اور عورتوں کے سکول اور بورڈنگ جاری ہیں۔ جس میں وہ لوگ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ننگے پھرنے والے کپڑے پہن رہے ہیں۔ درختوں کے نیچے رہنے والے مکان بنا رہے ہیں۔ اور حبشی قرآن مجید اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور اس طرح وہاں اسلام ترقی کر رہا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا وہاں گاڑا جا رہا ہے۔ اور ہمارے مبلغوں کے سامنے عیسائی مبلغ بھاگ رہے ہیں۔ پس اس چندہ میں جس سے اس ملک میں زنانہ سکول جاری کیا جائیگا۔ ہر ایک عورت ضرور حصہ لے اور یہ سمجھ کر حصہ لے کہ اس چندہ سے جو سکول بنیگا اس کے ذریعہ سے ایسی جاہل عورتیں دین کی تعلیم حاصل کرینگی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام سے بھی واقف نہیں تھیں۔"

پس تمام لجنات کو چاہئے کہ وہ جلد از جلد جتنی رقم ان کے ذمہ لگائی گئی ہے وہ پوری کر کے ارسال کریں اور اگر کوئی ایسی جگہ ہے۔ جہاں لجنہ قائم ہے۔ اور ان کو اس چندہ کی تحریک نہیں پہنچی۔ وہ بھی جس قدر چندہ دے سکیں دے کر ثواب میں شامل ہوں۔ اور اس بات کا خیال رکھیں کہ کوئی عورت چندہ دینے سے رہ نہ جائے خواہ وہ ایک [illegible] اس چندہ میں شامل ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ رقم کو نہیں دیکھتا اخلاص اور نیت کو دیکھتا [illegible] جس سے وہ رقم دی جاتی ہے۔

خطاب بہ دل

دلا گر قبلہ است دنیائے دون است!
خدا را کردۂ یکسر فراموش
بُریدی حیف زاں یار یگانہ!
کسے زیں مائدہ تا بد سر خویش
ہما ما خانۂ منقلش خراب است
سگ مردار خوار است و کمینہ!
برابر می نہد با پارۂ لعل
کبیسہ را نہد ترجیح ناداں!
ز گوشت پنبۂ غفلت بروں آر
سر از خواب گراں امروز بردار

زبون است و زبون است و زبون است
مگر شیطان اخریں رہنمون است
کہ لطفش از حد احصار بروں است
کہ او آوارۂ دشتِ جنون است
نہ انساں کو سگِ دنیائے دون است
سرش بر جیفۂ دنیا نگون است
کمینہ پارۂ سنگے کہ دون است
بر آں آبے کہ آں عین عیون است
کہ وقت دیدۂ عبرت کنون است
کہ فردا حاملِ ریب المنون است

عطا گر در سر ایں سودا نداری
سرے داری کہ ہر دم زیر نون است

خاکسار:۔ عطا محمد اورنٹیل ٹیچر۔ گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر

حضرت نواب محمد علیخان صاحب کی تشویشناک علالت

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیگم حضرت نواب محمد علیخان صاحب تحریر فرماتی ہیں:۔ نواب صاحب موصوف کے عوارض میں کوئی افاقہ نہیں۔ بلکہ اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ بخار ۱۰۴ درجہ ہے۔ اور کمزوری حد سے بڑھ رہی ہے۔ کوئی دوا اثر نہیں کرتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام اور دوسرے احمدی اصحاب سے دردمندانہ درخواست ہے کہ درد دل کے ساتھ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے دینی اور دنیوی حسنات و برکات و تندرستی اور ایمان کی ترقی کے ساتھ ان کی زندگی بڑھا دے۔

اس تشویش اور پریشانی کے دوران میں جن بہنوں اور بھائیوں کی طرف سے ہمدردی اور مزاج پرسی کے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ ان کا بہت بہت شکریہ۔ وہ اس موقع پر خاص دعاؤں سے امداد فرمائیں۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیگا۔

جامعہ احمدیہ میں ایک مفید لیکچر

۲۴ جنوری کو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی معذوری کے باعث انکی تقریر نہ ہو سکی۔ البتہ انکی بجائے مکرم جناب صاحبزادہ میاں عبد المنان صاحب ایم۔ اے پروفیسر جامعہ احمدیہ نے اسی مضمون پر معلومات سے پُر تمہیدی تقریر فرمائی۔ طلبے نے بعض استفسارات بھی کئے۔ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب بھی رونق افروز تھے۔ انشاء اللہ العزیز حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب آئندہ جمعرات مورخہ یکم فروری ۱۹۴۵ء ساڑھے بارہ بجے دن جامعہ احمدیہ میں اشتراکیت کی حقیقت پر لیکچر فرمائینگے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) محمد امین صاحب جمعدار بسلسلہ جنگ آسام میں ہیں (۲) مسعودہ خانم بنت سراجدین صاحب مرحوم کے تایا صاحب بیمار ہیں۔ احباب سب کیلئے دعا کریں۔

ولادت جمعہ ۲۶ جنوری کو خدا تعالیٰ نے محمود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کو لڑکی عطا فرمائی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سعیدہ بیگم نام تجویز فرمایا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

تلاش بستر (۱) راجہ احمد خان صاحب کسووال ضلع منٹگمری کا بستر ۲۵-۲۶ دسمبر کی درمیانی شب کو امرتسر و قادیان کے درمیان گاڑی میں گم گیا ہے۔ بستر دری کے جائے نماز میں لپٹا ہوا تھا اس کے اندر سفید رنگ کی پرانی لوئی۔ ایک سوتی دوہر۔ ایک نیا کمبل۔ کوٹ اور واسکٹ سیاہ سرج کی ایک ریشمی سرہانہ۔ ایک ٹکڑا چارخانہ کپڑا اسرد کوٹ کا۔ ایک چادر کاڑھی ہوئی۔ اگر کسی دوست کو اسکے متعلق کچھ علم ہو تو مطلع فرمائیں۔ خاکسار محبوب عالم خالد بی۔ اے قادیان۔ (۲) مورخہ ۳۰ دسمبر کی صبح کی گاڑی سے امرتسر کے سٹیشن پر گاڑی تبدیل کرتے وقت زنانہ ڈبہ میں سے ایک کپڑوں کی گٹھڑی کسی بہن نے غلطی سے اٹھالی ہے۔ چونکہ گاڑی قادیان سے آئی تھی اور تمام عورتیں احمدی تھیں اس لئے وہ کسی احمدی بہن نے ہی غلطی سے اٹھالی ہوگی۔ اگر کسی کے پاس ہو تو براہ مہربانی اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ خاکسار غلام حیدر احمدی لوکو شیڈ ملکوال ضلع گجرات

یہ چیزیں کس کی ہیں (۱) ایک رسید خط منجانب عبد الغفور صاحب جماعت ٹھٹھہ مبلغ عہ کوپن ۵۳۵ کی تاریخ

دیہاتی مبلغین کے متعلق ضروری یاد دہانی

عرصہ ڈیڑھ سال کے قریب ہوا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تجویز کے مطابق دیہات میں خاص طور پر تبلیغی کام جاری کرنے کے پیش نظر ایک تحریک کی گئی تھی۔ کہ ایسے احباب جو مڈل تک تعلیم یافتہ ہوں۔ عمر ۲۰ اور ۴۵ سال کے درمیان ہو وہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ زمیندار قوم سے متعلقہ دوستوں کو ترجیح دی جائیگی۔ اس پر بہت سی درخواستیں موصول ہوئیں۔ ان میں سے پندرہ اصحاب کو منتخب کر کے تعلیم دلائی گئی۔ اور ان کو حضور کی تجویز کے بموجب مخصوص مرکزوں میں مقرر کیا جا رہا ہے۔ اب حضور نے منظوری عطا فرمائی ہے کہ دیہاتی مبلغین کے طور پر ٹریننگ دلانے کے لئے دوسرے گروپ کیلئے بھی اعلان کیا جائے۔ لہذا جو احباب پچھلی دفعہ انتخاب میں نہ آسکے تھے۔ وہ بھی اور دیگر احباب بھی اپنی درخواستیں جلد از جلد بھجوا دیں۔ تاکہ انتخاب جلدی ہو سکے۔ وقف زندگی کے فارم دوست دفتر سے منگوا لیں (انچارج تحریک جدید قادیان)

اسمی اور رسمی مسلمانوں میں تبلیغ اسلام اور معاصر "عزیز ہند"

از ایڈیٹر

جھانسی کے اخبار "عزیز ہند" نے اپنے ۷ جنوری ۱۹۴۵ء کے پرچہ میں "ہندوستان کی تبلیغی انجمنوں سے خطاب" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ اور اس خیال کو ذہن میں جگہ دے کر لکھا ہے۔ کہ "حقیقی معنوں میں کوئی جماعت تبلیغ اسلام کا کام نہیں کرتی ہے۔" اور جماعت احمدیہ کا ذکر بھی انہی جماعتوں کے ضمن میں کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"ہندوستان میں سنی، شیعہ۔ وہابی۔ مرزائی اور دوسری جماعتیں تبلیغ اسلام کی مدعی ہیں لیکن اگر صداقت کی کسوٹی پر پرکھا جائے۔ تو ملک میں ایک انجمن بھی ایسی نہیں ملیگی جو حقیقی معنوں میں تبلیغی انجمن کہلا سکے۔"

معاصر "عزیز ہند" نے یہ نتیجہ جس وجہ سے اخذ کیا ہے۔ وہ اسی کے الفاظ میں یہ ہے۔

"ہم نے گزشتہ بیس سال میں جو مشاہدہ کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ لاکھوں مسلمان ہر صوبہ میں ایسے موجود ہیں۔ جو اسمی۔ رسمی۔ اور نسلی مسلمان ہیں۔ نہ ان کو کلمہ یاد ہے اور نہ وُہ اسلام کے ارکان سے واقف ہیں۔ اگر ہماری تبلیغی انجمنوں کو واقعی اسلام کا پاس و لحاظ ہوتا۔ تو وہ بجائے غیر اقوام میں تبلیغ کا کام کرنے کے مسلمانوں کو مسلمان بنانے کی کوشش کرتیں۔ اور ان کو تعلیم و تربیت دیکر پکا مسلمان بنا دیتیں۔ ہمارا دعوےٰ یہ ہے۔ کہ ملک میں جس قدر انجمنیں کام کر رہی ہیں نمائشی ہیں۔ اور جو روپیہ ان پر صرف ہو رہا ہے۔ بیکار جا رہا ہے۔ ہم نے حیدرآباد کی انجمن دیندار کو دیکھا ہے۔ اس کے مبلغین کے کام کو پرکھا ہے۔ وہاں بھی ظاہری خانہ پُری کے سوا کوئی ٹھوس کام نہیں ہے۔ اور اس انجمن کے مبلغین بھی جم کر کام نہیں کرتے ...... یہی حال قادیانی مبلغین کا ہے۔"

معاصر "عزیز ہند" نے یہ جو کچھ لکھا ہے۔ اس میں دوسری جماعتوں کے متعلق ان کا تجربہ اور مشاہدہ صحیح ہے یا غلط۔ اس کے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن جماعت احمدیہ کا جس رنگ میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ معاصر موصوف کا علم اور واقفیت ہماری جماعت کے متعلق نہ ہونے کے برابر ہے۔ معاصر موصوف اگر تفصیل سے نہیں تو اختصار کے ساتھ ہی ان امور کا ذکر کر دیتا۔ جن کا اس نے گزشتہ بیس سال میں مشاہدہ کیا ہے اور جن کی بناء پر جماعت احمدیہ کو بھی اسی لاٹھی سے ہانکا ہے۔ جو دوسروں کے لئے استعمال کی گئی ہے۔ تو ہم بھی وضاحت سے اس بارے میں لکھ سکتے۔ اب ہماری گزارش بھی مجمل ہی ہو سکتی ہے۔

دوسری انجمنوں کے ساتھ جماعت احمدیہ کو بھی حقیقی معنوں میں تبلیغی انجمن نہ قرار دیتے ہوئے سب سے بڑی وجہ یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ لاکھوں مسلمان جو ہر صوبہ میں ایسے موجود ہیں۔ جنہیں نہ کلمہ یاد ہے۔ اور نہ اسلام کے ارکان سے واقف ہیں۔ ان کو مسلمان بنانے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ اور ان کی تعلیم و تربیت کا کوئی انتظام نہیں۔ اس میں شک نہیں، کہ تبلیغ اسلام سے متعلق یہ امر نہائت اہم اور بے حد توجہ طلب ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ نے تو اسے کبھی نظر انداز نہیں کیا۔ البتہ دوسرے فرقوں کے علماء نے یہ نہایت اہم کام جماعت احمدیہ کو کبھی جم کر نہیں کرنے دیا۔ اور ہمیشہ ہمارے مبلغین کے راستہ میں بڑی سے بڑی روکاوٹیں حائل کرتے اور مشکلات پیدا کرتے رہتے ہیں۔ ہمیں تعجب ہے۔ کہ معاصر "عزیز ہند" جو بالفاظ خود گزشتہ بیس سال سے اسمی۔ رسمی اور نسلی مسلمانوں کو مسلمان بنانے کا درد اپنے دل میں رکھتا ہے۔ اسے یہ معلوم نہیں کہ جماعت احمدیہ کو اس بارہ میں کس قدر مشکلات اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اور علماء کہلانے والوں نے احمدی مبلغین کو ناکام بنانے کے لئے کیا کیا کوششیں کی ہیں۔ علماء کی یہ شرمناک کوششیں اس وقت بالکل ننگی ہو گئیں۔ جب ۱۹۲۳ء میں یو پی میں ملکانوں کے ارتداد کا طوفان اٹھا۔ اس وقت دردمند مسلمانوں پر مصیبت کا پہاڑ گر پڑا۔ اور ان کی طرف سے جماعت احمدیہ کو بھی توجہ دلائی گئی۔ کہ وہ اس طوفان کے مقابلہ کے لئے کھڑے ہوں۔ اور جماعت احمدیہ کے مجاہدین نہائت ہی فداکارانہ رنگ میں کھڑے بھی ہوئے۔ اور کفر کے سیلاب کو روک دینے میں بڑی حد تک کامیاب بھی ہو گئے۔ جس کا اقرار اشد ترین مخالفوں تک نے کیا۔ لیکن ایسے نازک حالات میں علماء نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو فتنہ انگیزی شروع کی۔ وہ نہائت ہی شرمناک اور قابل مذمت تھی۔ اس کی صرف ایک دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

عین ان ایام میں جب احمدی مبلغین کے قافلے کے قافلے علاقہ ملکانہ میں آریوں کا مقابلہ کرنے اور ملکانوں کو ارتداد سے بچانے کے لئے روانہ ہو رہے تھے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب جیسے انسان نے بھی لکھا تھا۔ کہ "ارتداد کے روکنے کے لئے قادیانی واعظ بھی گئے۔ اور سب سے زیادہ گئے۔" اس وقت علماء کا جالندھر میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی مرتضےٰ احسن دیوبندی ثم دربھنگی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"موجودہ وقت میں ہم مسلمان تمام دنیا کے لوگوں سے خواہ وہ آریہ ہوں یا دیوسماجی عیسائی ہوں یا یہودی وغیرہ صلح کر سکتے ہیں لیکن احمدیوں سے صلح ہرگز نہیں کر سکتے۔ غیر مسلم لوگ خواہ وہ کوئی ہوں اسلامی سلطنت کے اندر ذمی ہو کر بود و باش رکھ سکتے ہیں۔ مگر اس فرقہ کے لئے یہ اجازت نہیں ہے۔"

انہی دنوں ایک اور مولانا جودت میرٹھی نے کہا:۔

"مذاہب عالم میں صرف ایک جماعت احمدیہ ہے۔ جو خدا کے راستہ پر نہیں، اور نہ اسے خدا سے کسی قسم کا تعلق ہے۔ باقی دُنیا کے تمام مذاہب سناتن۔ آریہ۔ یہودی عیسائی مجوسی۔ دہریہ وغیرہ سب کے سب راہ راست پر ہیں۔"

اس قسم کے اعلانات کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت کی گئی۔ حالانکہ اس موقعہ پر حالات کی نزاکت کے پیش نظر حضرت امام جماعت احمدیہ علماء کو مخاطب کر کے یہاں تک اعلان فرما چکے تھے کہ "اس وقت ملکانہ محمد رسول اللہ کی صداقت کا انکار کر کے ان لوگوں میں شامل ہونے کو تیار ہیں۔ جو اس قدوسیوں کے سالار لشکر کے دشمن اور معاند ہیں۔ اس وقت ہر مسلمان کہلانے والے کا فرض ہے۔ کہ ان کو اس دربار سے بغاوت کرنے سے بچائے۔ وہ اپنی حالت پر قائم رہیں۔ اگر وہ مقلد ہوں۔ تو رسالت محمدیہ کے ضرور قائل ہونگے۔ اگر شیعہ ہوں۔ تو رسالت محمدیہ کو مانیں گے۔ اگر وہابی یا اہلحدیث ہوں۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت پر یقین رکھیں گے۔ اگر چکڑالوی ہوں۔ تو بھی توحید اور رسالت محمدیہ کے مانے بغیر چارہ نہیں۔ اگر احمدی ہونگے۔ تو ان کو کلمہ طیبہ پر ہی ایمان رکھنا ہوگا۔ اور اسی نام کی منادی دنیا میں کرینگے۔ غرض فرق اسلامیہ میں سے کسی فرقہ کے مبلغوں کے ذریعہ بھی وہ اسلام پر قائم ہوں۔ اس سے بہر حال بہتر رہیں گے۔ کہ وہ ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کے مصنف کے ہم عقیدہ ہو کر خدا کے برگزیدہ نبی کو گالیاں دیں اور خوش ہوں۔"

مگر اس کا بھی علماء پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور احمدی مبلغین کے خلاف انکی فتنہ انگیزیاں روز بروز بڑھتی گئیں۔ حتیٰ کہ اس حد کو پہنچ گئیں۔ کہ ملکانوں کو ارتداد سے بچانے والے احمدی مبلغین کے متعلق یہ اعلان کر دینا پڑا۔ کہ

"ہم مطابق ارشاد امام جماعت احمدیہ یہ بھی اعلان کرتے ہیں۔ کہ اگر ایک کمیٹی سمجھ دار اور فہیم لوگوں کی جو علماء کے گروہ سے نہ ہو۔ مثلاً راجپوت لیڈران جناب حکیم اجمل خان صاحب حاذق الملک دہلوی سر ذوالفقار علی خان صاحب۔ آنریبل سید رضا علی خان صاحب یا ایسے ہی دوسرے لوگ جو مذہبی مباحثات کے چکر میں پڑ کر اس وسعتِ قلبی سے محروم نہیں ہو گئے۔ جو اس موقعہ پر آبحیات سے زیادہ ضروری ثابت ہو رہی ہے۔ یہ فیصلہ کر دیں۔ کہ

دوسرے مولوی صاحبان اب اس کام کو باحسن وجوہ سنبھال لیں گے۔ اور ہماری اس میدان میں ضرورت نہیں۔ تو ہم باوجود ہزاروں روپیہ خرچ کر چکنے کے اپنے آدمیوں کو وہاں سے ہٹا لینگے۔ اور کسی اور جگہ پر دشمنان اسلام کا مقابلہ شروع کر دینگے"۔ مگر فتنہ پرداز اور حفاظت اسلام کے کام میں روڑا اٹکانے والے علماء پر کسی بات کا کوئی اثر نہ ہوا۔ باوجود ان حالات کے جماعت احمدیہ نے علاقہ ملکانہ میں آریوں کو شکست دینے کے لئے نہایت شاندار کام کیا اور اُس وقت سے لے کر اس وقت تک اُس علاقہ میں نہایت خاموشی کے ساتھ اگر کوئی جماعت تبلیغ اسلام کا کام کر رہی ہے۔ تو صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ اس وقت صرف احمدی مبلغ ہی ہیں جو ملکانوں کی تعلیم و تربیت کا کام کر رہے ہیں۔ مگر اس میں کیا شک ہے کہ اگر علماء ہمارے رستے میں حائل نہ ہوتے۔ اور ہمیں کئی قسم کی اُلجھنوں میں ڈالنے کی کوشش نہ کرتے تو اس سے بھی زیادہ شاندار کامیابی حاصل ہوتی اور آج اُن علاقوں میں ایسے ملکانے موجود ہوتے جو اسلام کی حفاظت اور اشاعت کا کام خود سنبھال لیتے۔ اور دوسرے لوگوں کی دینی تربیت میں منہمک ہوتے۔

معاصر "عزیز ہند" کو چاہیئے تھا کہ ان حالات کے پیش نظر اسلام سے ناواقف طبقوں کی مذہبی تعلیم و تربیت نہ کرنے کی وجہ سے وہ جماعت احمدیہ کو ملزم نہ گردانتا۔ اور اب جبکہ وہ ایسا کر چکا ہے۔ کیا وہ اس بات کے لئے تیار ہے۔ کہ کسی ایسے علاقہ میں جہاں جماعت احمدیہ تبلیغ اسلام کا کام شروع کرے تو وہ دوسرے علماء کو اُس علاقہ میں جا کر احمدیوں کی مخالفت کرنے سے روک سکے۔ اگر نہیں تو ایسے علاقوں میں تبلیغ اسلام نہ ہونے کی ذمہ داری خود معاصر موصوف اور دوسرے ایسے لوگوں پر بھی عاید ہوتی ہے۔ جو نہ تو اپنے ہم عقیدہ علماء کو تبلیغ اسلام کا کام کرنے پر آمادہ کر سکتے ہیں۔ اور نہ جماعت احمدیہ کے رستہ میں حائل ہونے سے روک سکتے ہیں۔ تاکہ احمدی جماعت ان نام کے مسلمانوں کو مسلمان بنا سکے۔

حضرت چوہدری محمد عبد اللہ خانصاحب رضؓ کے مختصر سوانح

ہمارے ماموں حضرت چوہدری محمد عبد اللہ خانصاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ ۲۸ سال کی عمر میں جون ۱۹۰۲ء میں مشرف بہ بیعت ہوئے۔ اور تقرر امراء کے وقت سے آخر تک اپنے علاقہ کے امیر جماعت رہے۔ آپکے والد ماجد مرحوم کا اسم شریف چوہدری الٰہی بخش تھا اور آپ موضع داتا زید کا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے ساکن اور باجوہ قوم کے ایک نہایت معزز اور بارسوخ خاندان کے فرد تھے آپ کے خاندان کا دائرہ اثر صرف اپنے گاؤں تک ہی محدود نہ تھا بلکہ دُور دُور تک عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ آپ کی پانچ بہنیں تھیں جن میں سے ایک آپ سے عمر میں چھوٹی اور چار آپ سے بڑی تھیں۔ ایک بھائی بھی آپ کی پیدائش سے پہلے فوت ہو چکے تھے۔ اس لئے جب آپ کی پیدائش ہوئی تو اس لحاظ سے کہ اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کا آپ کی پیدائش کے ساتھ بُوٹا لگایا تھا آپ کا نام "بوٹے خان" رکھا گیا۔ لیکن آپکے والد صاحب نے آپ کا نام محمد عبد اللہ رکھا اور اسی نام سے آپ عام طور پر پکارے جاتے تھے۔ گو آپ اپنے والدین کے ایک ہی فرزند تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ واقعی خاندان "کا بوٹا لگایا" اور آج آپ کی اولاد میں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے چھ لڑکے اور ایک لڑکی زندہ ہیں۔ جن کی زندہ مجموعی اولاد پانتیس بچے ہیں۔

باوجودیکہ متمول والدین کے ایک ہی بیٹے اور پانچ بہنوں کے لاڈلے بھائی تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ابتداء ہی سے نہایت دردمند دل اور نیک اور خدا ترس طبیعت عطا فرمائی تھی۔ اور دوست اور دشمن آپ کے اوصاف حمیدہ کی وجہ سے آپ کی تعریف میں رطب اللّسان تھے اور ہیں۔ دنیاوی تعلیم صرف اس قدر تھی کہ کتب دینیہ پڑھ اور سمجھ سکتے تھے لیکن قدرت نے آپ کو ایسا معاملہ فہم اور ذہن رسا عطا کیا تھا کہ زمیندار طبقہ میں آپ ایسی محدود تعلیم رکھنے والے لیکن آپ جیسے زیرک بہت ہی کم مل سکینگے۔ باوجود دنیاوی تعلیم کی کمی کے ہمارے تمام خاندان اور رشتہ داروں میں سب سے پہلے سلسلہ عالیہ حقہ احمدیہ میں داخل ہونیوالے آپ ہی تھے۔ آپنے جون ۱۹۰۲ء میں بیعت کی اور آخر دم تک جس کامل اخلاص سے اس عہد کو نبھایا وہ ہر ایک دیکھنے والے کے لئے تقویت اور ازدیادِ ایمان کا موجب تھا۔ مَیں نے کئی دفعہ آپ کو یہ فرماتے سُنا کہ بیعت کے بعد جو لمحہ بھی گزرا اُس میں آپ کا ایمان اُحمدیت کی صداقت پر مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔

سلسلہ عالیہ حقہ سے آپکا تعارف پسرور سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب سے (جو احمدی تھے) ہوا۔ اُن سے ہی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی تصنیف لیکر مطالعہ کی اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ حضور واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور حق پر ہیں۔ داتا زید کا سے ایک میل کے فاصلہ پر جانب مغرب ایک قصبہ قلعہ صُوبا سنگھ ہے جہاں اُس وقت مولوی فضل کریم صاحب مرحوم اہلحدیث خطیب اور امام الصّلوٰۃ تھے اور حکمت اور علمِ دین کی وجہ سے تمام اردگرد کے علاقہ میں معزز تھے ہمارے ننھیال بھی چونکہ اہلحدیث تھے اس لئے ماموں جان اور مولوی صاحب موصوف کے تعلقات دوستانہ تھے۔ اسی زمانہ میں مولوی صاحب موصوف بھی اُنہی ہیڈ ماسٹر صاحب کے ذریعہ احمدیت سے متعارف اور صداقت کے قائل ہو چکے تھے گو انہوں نے ابھی کسی سے ذکر نہیں فرمایا تھا۔ ماموں جان نے مولوی صاحب سے ذکر کیا کہ مسیحؑ اور مہدی کے ظہور کی علامات تو سامنے آ چکی ہیں۔ اور یہ ہو نہیں سکتا کہ مدعی کے دعوے کے بغیر ہی گواہ شہادت دینی شروع کر دیں۔ خاصکر ایسے گواہ جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے تصرف میں ہوں اس لئے ضرور ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مدعی بھی مبعوث کیا گیا ہو۔ مولوی صاحب نے جب ایک معزز اور علاقہ کے بارسوخ زمیندار سے اپنے میلانات کی تائید ہوتی دیکھی تو آپ نے بھی اتفاق کیا اور پھر اس امر پر بھی دونوں متفق ہوئے کہ وہ مسیحؑ اور مہدی حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ چنانچہ دونوں اصحاب نے فیصلہ کیا کہ قلعہ صوبا سنگھ میں مولوی صاحب اور داتا زید کا میں ماموں جان آئندہ جمعہ کے دن علامات ظہور مہدی پر خطبہ پڑھیں اور اپنے احمدی ہونے کا بھی اعلان کر دیں۔ اُدھر مولوی صاحب موصوف نے قلعہ صوبا سنگھ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کی تصدیق کی اور ادھر اپنے گاؤں میں ماموں جان نے۔ مولوی صاحب سے تو مقتدیوں نے یہ سلوک کیا کہ سوائے دو یا تین کے باقی سب مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد میں چلے گئے لیکن ماموں جان مرحوم کی برادری کے اکثر افراد نے بعد دریافت مزید حالات اپنی بیعت کے متعلق بھی حضور کی خدمت میں لکھنے کو کہہ دیا اور وہ سب لوگ اُسی وقت سے احمدی ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس جمعہ سے پہلی رات خواب میں آپ نے دیکھا کہ پانچ سوار سبز رنگ کے عمامے پہنے آپ کی بیٹھک میں داخل ہوئے ہیں اور آپ کے دریافت کرنے پر کہ یہ کون بزرگ ہیں ان میں سے ایک صاحب نے فرمایا کہ حضرت مرزا صاحب قادیان والے ہیں اُسی رات ایک اور شخص ساکن داتا زید کا جس کو "جلال دہاراں والا" کے نام سے پکارا جاتا تھا نے بھی خواب میں پانچ سبز عمامہ پوش سوار اپنے گھر کے پاس سے گزرتے دیکھے جن میں سے ایک نے ماموں جان مرحوم کی بیٹھک کا راستہ اُس سے دریافت کیا جلال مذکور نے صبح ماموں جان کو اپنا خواب سنایا۔ اور ماموں جان نے اُس سے اُن بزرگوں کا حلیہ وغیرہ دریافت کرنے پر اپنے ہی دیکھے ہوئے اصحاب کا حلیہ سنا۔ چونکہ آپ نے اپنی رویاء کا ذکر کسی سے بھی نہیں کیا تھا۔ اس لئے آپ کو صداقت احمدیت کا اور بھی پختہ یقین ہوا اور آپنے اُسی دن خطبہ میں اپنے ایمان کا اعلان کر دیا۔

تھوڑے ہی دنوں بعد مولوی فضل کریم صاحب مرحوم موصوف۔ ماموں جان اور چوہدری پیر محمد صاحب مرحوم ساکن قلعہ صوبا سنگھ قادیان حاضر ہوئے وہاں ماموں جان نے اپنے خواب والے بزرگوں کو پہچان لیا (جن میں سے حضرت مسیح موعودؑ۔ حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح الاول رضؓ اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم رضؓ کے نام مجھے یاد ہیں۔ باقی دو کے نام یاد نہیں رہے) اور حضور کے دستِ اقدس پر بیعت سے مشرف ہوئے۔

اس دن سے لے کر اپنی وفات تک آپ نے اپنا قدم ہمیشہ آگے ہی بڑھایا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو جنت میں بلند مقام عطا فرمائے اور جس طرح آپ نے زندگی بھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کو اپنے لئے سب سے بڑا فخر سمجھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ آپ کو قیامت میں بھی حضور کی غلامی اور محبت میں اٹھائے۔ آمین۔

سلسلہ کے لٹریچر کے مطالعہ کا آپ کو بہت شوق تھا۔ اور تمام اہم تصانیف آپ نے پڑھی ہوئی تھیں۔ اور اخبارات ورسائل کا باقاعدہ مطالعہ رکھتے تھے۔ دینی مسائل کا علم آپ کا نہایت راسخ تھا۔ اور میں نے بارہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے متعدد مسائل کے متعلق حوالہ جات کا استفادہ آپ سے کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

سلسلہ عالیہ حقہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی اور خاندان نبوت کے ساتھ آپ کو ایک والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔ اور جب آپ ان میں سے کسی کا ذکر خیر فرمایا کرتے تھے۔ تو ہر سننے والا بخوبی اندازہ کر سکتا تھا۔ کہ آپ کے دل میں ان کے لئے کس قدر بے پناہ عشق اور محبت کا جذبہ موجزن تھا۔

نظام سلسلہ کا احترام آپ کی فطرت ثانیہ تھا۔ اور دوسروں میں بھی اسی جذبہ کو پیدا کرنے کی مسلسل کوشش کرتے رہتے تھے۔

حضرت خلیفہ اول رضؓ کے وصال کے موقعہ پر جب جماعت میں اختلاف ہؤا۔ تو آپ قادیان موجود تھے۔ اور ان اولین مبایعین میں سے تھے۔ جن کے متعلق غیر مبایعین نے کہا تھا۔ کہ چند نوجوانوں نے مولوی محمد علی صاحب کی امامت میں نماز ادا نہ کی۔ ماموں جان اس امر کو ہمیشہ فخر سے بیان فرمایا کرتے تھے۔ مسائل کے لحاظ سے تو آپ کا ایمان کبھی بھی جادۂ صداقت سے نہیں ہٹا۔ چنانچہ اختلاف کے وقت آپ نے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ حضور دلیری سے اس کام کو جاری رکھیں۔ وہ حضور کے ساتھ ہیں۔ (حضرت اقدس نے اس واقعہ کا ذکر اپنے ایک خطبہ میں بھی فرمایا ہے) ماموں جان خود بھی اس معاملہ میں خوب تبلیغ فرمایا کرتے تھے۔ اور ایک بہت بڑی حد تک آپ کی ان مجاہدانہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ کہ آپ کے علاقہ میں غیر مبایعین کا قدم کبھی نہیں جم سکا۔ اور سوائے اس پہلی کوشش کے جو ایک مبلغ بھیجکر کی گئی۔ اور جس میں ان کو سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ غیر مبایعین نے کوئی اور کوشش اس علاقہ میں کی ہی نہیں۔

حضرت مصلح موعود کے ہر ارشاد پر لبیک کہتے تھے۔ اور ہر تحریک میں پورا پورا حصہ لیتے تھے۔ جب حضور نے غربار قادیان کے لئے تحریک فرمائی۔ کہ زمیندار لوگ کنٹرول کی قیمت پر گندم اس مقصد کے لئے دیں۔ تو آپ نے دو سو بچاس من گندم دیدی۔ حالانکہ منڈی میں اس سے کہیں زیادہ قیمت پر فروخت ہو سکتی تھی۔ جب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی چٹھی آپ کو ملی۔ تو آپ نے مجھ سے ہی جواب لکھوایا۔ جو یہ تھا۔ کہ "ہمارا سب کچھ حضور کا ہی ہے۔ گندم کی کوئی بھی قیمت ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس سے زیادہ کیا خوش قسمتی ہو سکتی ہے۔ کہ یہ گندم قادیان کے غربار کے کام آئے۔ حضور کی ذرہ نوازی ہے۔ کہ ہم غلاموں کے لئے ایسے مواقعات مہیا فرماتے رہتے ہیں۔" گو حضور نے کنٹرول کے حساب سے قیمت بھجوادی۔ لیکن مجھے یقین ہے۔ کہ ماموں جان مرحوم کو یقیناً نہایت درجہ مسرت ہوتی۔ اگر یہ گندم بغیر معاوضہ کے منظور فرمائی جاتی۔ اس موقعہ پر حضور نے فرمایا۔ کہ افراد کے لحاظ سے چودھری محمد عبد اللہ خانصاحب داتا زید کا کی قربانی اس معاملہ میں سب سے اعلیٰ رہی۔

ظالم کو ظلم کرنے سے روکنا اور مظلوم کی جائز مدد کرنے کا جذبہ آپ میں بدرجہ غائت موجود تھا۔ کسی کو غلط مشورہ نہ دیتے۔ یہانتک کہ مخالف سے مخالف بھی آپ کے پاس آتے اور صحیح رہنمائی حاصل کر کے گئے۔ راست گو اسقدر تھے۔ کہ کئی مرتبہ عدالت سرکاری میں آپ کی شہادت کے خاتمہ پر حکام نے کہا۔ کہ خوشی کی بات ہے۔ کہ اس بدنصیب ملک میں ابھی ایسے صادق اور راست گو انسان موجود ہیں۔ بلکہ چند دفعہ ایسا بھی ہؤا۔ کہ فریق مخالف نے آپ پر یہ کہکر جرح نہ کی۔ کہ آپ کی شہادت بالکل سچی ہے۔

کوئی شکست خوردہ مخالف آپ کے پاس آتا۔ تو فوراً معاف کر دیتے۔ اشد ترین مخالفتوں کے اوقات میں فرمایا کرتے۔ کہ انسان کسی کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ ساتھ ہو۔ تو تمام دنیا کی مجتمع طاقتیں بھی کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ صلح کل طبیعت رکھتے تھے۔ اور جب بھی کسی اختلاف کے متعلق موقعہ ملتا۔ تو سر توڑ کوشش فرماتے۔ کہ صفائی ہو جائے۔ اور آئندہ فساد کی جڑ کٹ جائے۔ چنانچہ وفات سے چند ہی دن پہلے اپنی احمدی برادری کے ایک جھگڑے میں باوجودیکہ بستر مرگ پر پڑے تھے۔ صلح کرا دی۔ (افسوس ہے۔ کہ ہمارے چند غلطی خوردہ بھائی اللہ تعالےٰ انہیں معاف فرمائے۔ آپ کی وفات کے بعد اس فیصلہ پر قائم نہ رہے)

آپ کی وفات کے ساتھ ہم ایک نہایت ہی شفیق اور رحیم وجود کی مقبول دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔ اور والدین کی وفات کے بعد اب آپ کی جدائی سے ہمیں ایک خلار سا محسوس ہوتا ہے۔ لیکن حضرت اقدس مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک سایہ کے ہمارے گنہگار سروں پر ہوتے ہوئے ہمیں اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے نہایت درجہ تقویت پہنچتی ہے۔ خاصکر جبکہ والدہ مرحومہ (اللہ تعالیٰ ان کے اور والد صاحب مرحوم و ماموں جان مرحوم کے درجات بلند فرمائے) کی وفات پر حضور نے ایک خواب دیکھا۔ اور فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے اقدس وجود میں ہمیں ایک نئی الفت عطا فرمائی ہے۔

ماموں جان مرحوم ۸ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو ۲ بجے دوپہر ستر سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ بیماری کے دوران میں ہی مجھ سے اصرار فرمایا۔ کہ صندوق ضرور بنوا لیا جائے۔ تاکہ آپ کو قادیان لے جانے میں کوئی تاخیر نہ ہو۔ بلکہ شروع مرض میں ہی کلاس والہ سے لکڑی بھی منگوائی تھی۔ ۸ اکتوبر کی صبح کو اپنے سب سے بڑے لڑکے چودھری بشیر احمد صاحب سے پھر فرمایا۔ کہ صندوق ضرور تیار کرا لیا جائے۔ جب انہوں نے کچھ عذر اس بنا پر کیا۔ کہ آپ کی حالت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اچھی ہے۔ تو فرمایا۔ کہ ابھی ابھی صندوق بنوالو۔ ورنہ تمہیں تکلیف ہوگی۔ چنانچہ صندوق تیار ہونا شروع ہو گیا۔ اور ۲ بجے بعد دوپہر اپنے حقیقی مالک کی ایک اور نہایت ہی فرمانبردار روح اس کے بلاوے پر لبیک کہتی ہوئی جسد عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۹ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو آپ کی نعش بذریعہ لاری داتا زید کا سے قادیان دارالامان لائی گئی۔ اور ۱۰ اکتوبر قریباً ۵ بجے شام آپ کو آپ کی آخری آرامگاہ میں قطعہ صحابہ خاص میں دفن کیا گیا۔ حضرت اقدس ان دنوں ڈلہوزی میں تشریف فرما تھے۔ لیکن واپسی پر ازراہِ کمال ذرہ نوازی حضور نے اپنے اس دیرینہ مخلص اور جوانمرد خادم کا جنازہ غائب پڑھایا۔

اس جگہ یہ عرض کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ یوں تو ماموں جان کی آخری بیماری میں ہر اس شخص نے جسے آپ کی مرض کے متعلق علم ہؤا۔ آپ کی خدمت کی لیکن آپ کے دیرینہ دوست چودھری غلام محمد صاحب احمدی امیر جماعت پوہلہ مہاراں نے جو خدمت آپ کی کی۔ وہ ہم سب کو شرمندہ کرنے والی تھی۔ چودھری صاحب موصوف باوجود روزہ سے ہونے کے ہر تیسرے دن چار کوس کا فاصلہ پیدل طے کر کے آتے۔ اور تمام وقت ماموں جان کی ٹانگیں دباتے رہتے۔ اور افطاری سے پہلے پیدل ہی اپنے گاؤں واپس تشریف لے جاتے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہر اس شخص پر جس نے ہمارے اس بے مثال بزرگ کی خدمت میں تھوڑا سا حصہ بھی لیا ہے۔ اپنے فضلوں کا وارث کرے۔ اور چودھری غلام محمد صاحب موصوف کو خاص طور پر اپنے انعامات سے مالامال کرے۔ آمین۔

آخر میں دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت میں اعلےٰ سے اعلےٰ مقامات عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق وافر عطا فرمائے۔ اور ہم کو اور آپ کی اولاد کو سلسلہ عالیہ حقہ احمدیہ کی خدمتِ صحیحہ کی توفیق وافر عطا فرمائے۔ اور ہر قربانی میں کماحقہٗ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم سب کا انجام نیک اور خاتمہ بالخیر فرماوے۔ آمین۔ خاکسار اسد اللہ خاں احمدی ٹرنر روڈ لاہور۔

ہر قسم کی آمدنی کا حصہ ادا کرنا چاہیئے

بعض احباب اپنی آمدنی کو جائیداد کی خرید پر لگا دیتے ہیں۔ اور ہمیں لکھ دیتے ہیں۔ کہ ہمیں کوئی آمدنی نہیں ہوئی۔ یہ درست نہیں ہے۔ وصیت کے قواعد کے مطابق ہر قسم کی آمدنی کا حصہ ادا کرنا ضروری ہے۔ سوائے اس جائیداد کی آمدنی کے جو وصیت میں درج ہو چکی ہو۔

یا بعض دوست اپنی ماہوار تنخواہ کے علاوہ بعض تجارتی کاروبار کرتے ہیں۔ اپنے تجارتی کاروبار کے منافعہ پر حصہ آمد ادا نہیں کرتے۔ یہ بھی درست نہیں ہے۔ ہر موصی کو اپنی ہر قسم کی آمدنی کا حصہ ادا کرنا چاہیئے۔ عہدیداران کو بھی چاہیئے۔ کہ ایسے احباب سے ہر قسم کی آمدنی کا حصہ وصول کیا کریں۔ جو نہ دیں۔ ان کے متعلق صیغہ

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظور ہو چکی ہیں اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۴۸۷۷ - منکہ امۃ الحفیظ خانم زوجہ شیخ فضل الرحمٰن صاحب قوم قریشی عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن [illegible] قادیان بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :- زیورات طلائی [illegible] اور [illegible] قادیان [illegible] روپے [illegible] حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں [illegible] العبد [illegible] گواہ شد [illegible]

نمبر ۴۸۷۶ - منکہ [illegible] زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب بی اے قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ برس تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوہدری والا ڈاکخانہ خاص ضلع [illegible] صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت حسب ذیل طلائی زیورات ہیں [illegible] قیمت [illegible] روپیہ [illegible] حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں [illegible] العبد [illegible] گواہ شد [illegible]

نمبر ۴۸۸۱ - منکہ حیات محمد ولد چوہدری خدا یار صاحب قوم [illegible] پیشہ زمینداری عمر [illegible] سال تاریخ بیعت [illegible] ساکن [illegible] ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے [illegible] زمین [illegible] قیمت [illegible] ۳۰۰۰ روپیہ [illegible] مکان [illegible] کل قیمت زمین و مکان مبلغ ۶۰۰۰ روپیہ [illegible] حصہ کی وصیت کرتا ہوں [illegible] موت کے بعد ہر طرح صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دعویٰ کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ نیز اپنی سالانہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر کوئی جائیداد موجودہ جائیداد کے علاوہ بوقت وفات ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا حیات محمد گواہ شد حکیم سراج الدین گواہ شد مولوی عمر الدین

نمبر ۵۸۶۸ - منکہ ملک محمد خان ولد خان میر احمد خان صاحب قوم افغان ساکن خیل موزئی پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت ماہ جون ۱۹۰۶ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ارشہادت ۱۳۲۳ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :- میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک مکان رہائشی پختہ (رقبہ تقریباً ایک کنال ۸ ۱ مرلہ مشتمل ۶ کمرہ ایک باورچی خانہ ایک سٹور ایک برآمدہ) واقعہ محلہ باب الانوار قیمتی اندازاً ۳۰۰۰/- روپیہ جو اس وقت مبلغ ۶۵۰/- روپیہ میں رہن رکھا ہوا ہے۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں ہے بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۴۰/- روپے نقد اور ایک من غلہ گندم ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ العبد :- ملک محمد خان بشیر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص تعلقہ شہداد پور ضلع حیدرآباد سندھ گواہ شد چوہدری محمد الدین گواہ شد :- چوہدری خلیل احمد انسپکٹر بیت المال۔

۴۹۲۰ - منکہ ڈاکٹر پیر بخش ولد میاں اللہ بخش قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن دائرہ دین پناہ ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں ملازم ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ ماہوار تنخواہ ۱۰۰/- روپیہ ہے میں اس تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان میرے مرنے کے بعد اگر کوئی میری جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ میرے ورثاء کو اس کے ادا کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ العبد پیر بخش احمدی پور رلمہ موصی گواہ شد :- محمد عبد اللہ ولد رحمت اللہ دارالصحت۔ گواہ شد غلام رسول ٹھیکیدار قادیان

۴۹۳۰ - منکہ راجن بی بی بیوہ بشیر محمد نمبردار مرحوم قوم جٹ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن مانگا ڈاکخانہ پھاروہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :- میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے لڑکوں کے ساتھ میری مشترک اراضی ہے جس میں میرا حصہ ہے جس کی قیمت ۱۰۰۰/- روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت جو مبلغ ۱۰۰/- بنتی ہے انشاء اللہ ادا کر دوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں تو میرے لڑکے ادا کرنے کے حقدار ہوں گے جو کہ خدا کے فضل سے احمدی دونوں ہیں۔ اس مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ میرے پاس کوئی جائیداد نہیں۔ اگر اپنی زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کر لوں یا بوقت وفات ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا راجن بی بی بیوہ بشیر محمد نمبردار مرحوم ساکن مانگا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ گواہ شد محمد یوسف ولد بشیر محمد نمبردار گواہ شد اللہ دتا نمبردار گواہ شد مولوی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا ساکن لکھا ڈالی۔ گواہ شد عبد الکریم سیکرٹری مانگا۔

نمبر ۴۹۲۳ - منکہ جنت بی بی زوجہ چوہدری امیر الدین صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن چک نمبر ۵۸/۲ ڈاکخانہ کمالیہ ضلع لائل پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ نومبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ۲۲ ۱/۲ روپے جو کہ میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اور یہ روپے میں نے اپنے زیور بنانے میں خرچ کر لئے تھے۔ میرا زیور حسب ذیل ہے۔ ایک ہار نقرئی جس کا وزن ۴/- تولہ ہے اور ایک جوڑا ڈنڈیاں طلائی ہیں جن کا وزن ۲ تولہ ہے۔ جن کی قیمت اندازاً مبلغ ۱۷۵/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ میں اپنی اس مذکورہ جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد :- نشان انگوٹھا جنت بی بی - گواہ شد - امیر الدین خاوند موصیہ گواہ شد مقبول احمد انسپکٹر وصایا۔

۴۹۲۵ - منکہ جنت بی بی بیوہ خورشید علی صاحب قوم راجپوت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن کاہنور ضلع رہتک۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری جائیداد حسب ذیل ہے - زیورات طلائی ۲۲ تولہ ۴ ماشہ زیورات نقرئی ۲ ۱/۲ سیر اور تبرہ برتن قیمتی ۵۰/- روپے - زیورات طلائی میں سے کھوٹ نکال کر خالص سونا ۲۰ تولہ رہتا ہے - اور چاندی کھوٹ نکال کر خالص دو سیر چاندی رہتی ہے۔ میں اس مذکورہ جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرے مرنے کے وقت اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ - نشان انگوٹھا جنت بی بی گواہ شد اصغر علی بقلم خود گواہ شد :- ہدایت اللہ منصور نیگوی حال دہلی۔

نمبر ۴۹۲۶ - منکہ حفیظ خان ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن اودرا ڈاکخانہ چھاؤنی سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ملکیت چار کنال زمین واقع موضع حسیاں تحصیل پسرور ہے۔ علاوہ ازیں میرے پاس اس وقت بارہ سو بیس روپے اودرہ میں رہن زمین ہے - ایک دکان واقع اودرہ میں خام ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز وعدہ کرتا ہوں کہ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا رہوں گا - العبد :- حفیظ خان نشان انگوٹھا - گواہ شد - غلام حسین - گواہ شد - شاہ محمد اودرا

نمبر ۴۹۲۷ - منکہ جمن خان ولد پیرن صاحب قوم تیلی عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۷ء ساکن لیب گڑھ ضلع گڑگانواں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے - میرا گزارہ میرے بیٹے ہیں - جو کہ غیر احمدی ہیں - علاوہ روٹی کپڑے کے پانچ روپے تقریباً ماہوار بطور جیب خرچ دیتے ہیں - جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو - تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - العبد جمن خان نشان انگوٹھا حال دہلی - گواہ شد محمد اسلام بقلم خود دہلی گواہ شد ہدایت اللہ منصور دہلی

نمبر ۴۹۳۰ - منکہ حسن بی بی زوجہ مرزا خان صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندار عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن دھیراسندھو ڈاکخانہ سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائیداد ۲۰۰/- مہر ہے - زیورات کوئی نہیں - اس کے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو - اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ :- حسن بی بی موصیہ نشان انگوٹھا - گواہ شد - مرزا خان صحابی خاوند موصیہ گواہ شد علی محمد صحابی و موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۴۹۱۸ - منکہ امۃ الرحمٰن رقیہ بیگم زوجہ قریشی عبد الوحید صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اسوقت میرے پاس پانچ زیورات طلائی وزنی ۸ تولہ قیمتی مبلغ ۳۰۰/- روپے ہیں - نیز دو زیور نقرئی وزنی ۴ تولہ قیمتی ۴/- روپے کی مالکہ ہوں نیز خاکسارہ کا حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے بذمہ میرے خاوند واجب الادا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - انشاء اللہ اس وصیت کا ۱/۱۰ حصہ یعنی ۸۴/- روپے عنقریب جلدی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کر دوں گی میرے مرنے کے بعد اگر مزید کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - العبد امۃ الرحمٰن بیگم بقلم خود گواہ شد قریشی عبد الوحید خاوند موصیہ گواہ شد محمد یامین تاجر کتب قادیان گواہ شد محمد صالح نور ہمشیرہ موصیہ

نمبر ۴۹۷۵ - منکہ عبد الجبار ولد جناب محمد یامین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ۵۰ P قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں اور میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ ۶۰/- روپے ہے میں اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - کہ میں ماہ بماہ حصہ وصیت آمد کا ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا - اگر کوئی جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اور میرے ورثاء کو لازم ہوگا - کہ میری جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بلا چون و چرا کر دیں - لہٰذا یہ وصیت لکھدی کہ سند رہے - العبد عبد الجبار کلرک دفتر کنٹرولر لیدر ٹینکری امرتسر - گواہ شد :- عبد الوحید قریشی گواہ شد محمد یامین تاجر کتب قادیان

نمبر ۴۹۷۴ - منکہ عبد الکریم ولد میاں مولا بخش صاحب قوم راجپوت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن رعیہ ڈاکخانہ خاص ضلع امرتسر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں کیونکہ میرے والد بفضلہ حیات ہیں - میری ماہوار آمد اس وقت مبلغ ۴۸/- روپے ہے - علاوہ ازیں تنخواہ الاؤنس مبلغ ۱۱/- روپے ہیں اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست ادا کرتا رہوں گا - کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا - میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد میری ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - اگر کوئی اور جائیداد پیدا کر دوں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا - العبد نشان انگوٹھا عبد الکریم نمبر ۲۹۲۶ ۷ فرٹیکمنٹی ۶۱۹ گواہ شد روشن دین احمد گواہ شد - عبد الرحمٰن مالی بقلم خود

نمبر ۴۹۸۳ - منکہ غلام احمد ولد چوہدری عمر الدین صاحب قوم جٹ گھگ پیشہ طالب علمی - عمر ۱۷ ۱/۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھوکھووال ڈاکخانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے - میرے والد صاحب بفضلہ حیات ہیں میں اپنے جیب خرچ مبلغ ۵/- روپے ماہوار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - اگر میری وفات کے وقت میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد :- غلام احمد فسٹ ایر کلاس تعلیم الاسلام کالج قادیان گواہ شد - عمر الدین گواہ شد غلام محمد

نمبر ۴۹۷۳ - منکہ عمر الدین ولد احمد الدین قوم آرائیں پیشہ مزدوری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن لدھیکے نیویں ڈاکخانہ لدھیکے اوچے ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائیداد حسب ذیل ہے - نقد ۱۲۰/- روپیہ اس کے علاوہ میں مزدوری کرتا ہوں جس کے ذریعہ اندازاً ۱۵/- روپے ماہوار ہیں اس جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - میرے مرنے کے وقت اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی - العبد نشان انگوٹھا عمر الدین - گواہ شد - عبد الرزاق سیکرٹری جماعت احمدیہ لدھیکے نیویں - گواہ شد - محمد شفیع احمد -

نمبر ۴۹۸۶ - منکہ فاطمہ بی بی ولد رفیع محمد صاحب قوم راجپوت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن کاہنور ڈاکخانہ خاص ضلع رہتک صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے - زیورات طلائی - ست لڑا - ٹیپ - کانٹے انگوٹھی - چھلے - زیورات نقرئی - وزنی ۲ سیر مذکورہ بالا سونے کا کھوٹ نکال کر دس تولہ سونا رہ جاتا ہے - میں اس جائیداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا فاطمہ بی بی - گواہ شد - [illegible] - گواہ شد - [illegible] ۔ بہادر [illegible] منصور [illegible]

مولوی محمدؐ علی صاحب کے لئے ۲۲۰۰۰ بائیس ہزار روپیہ انعام

مولوی محمدؐ علی صاحب کی گذشتہ سالہا سال کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو ربانی مجدد کے علاوہ مسیح موعود اور مہدی آخرالزمان اور نبی رسول مانتے رہے ہیں۔ اور آپ کے منکروں کو کافر اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مگر جب سے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہؐ سے کٹ کر غیر احمدیوں سے جا ملے ہیں۔ اس وقت سے ان کی خوشنودی اور مالی امداد حاصل کرنے کے لئے جان بوجھ کر ان کو دھوکہ دیتے ہیں۔ کہ "حضرت مرزا صاحب صرف مجدد تھے۔ اور ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ وہ ہرگز نبی نہ تھے۔ نہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ صرف قادیانی فریق کا افترار ہے۔"

تو ہم کہتے ہیں۔ کہ اگر آپ کے یہی عقائد ابتداء میں تھے۔ اور اب بھی یہی ہیں۔ اور انہی کو آپ صحیح سمجھتے ہو۔ تو کیوں آپ ایک پبلک جلسہ میں اس کا حلفاً اظہار نہیں کرتے۔ جس کے لئے ہم آپ کو دو سال سے **بائیس ہزار روپیہ انعام** کے ساتھ چیلنج دے رہے ہیں۔ اور پھر بار بار یاد بھی دلاتے رہتے ہیں۔ حق کیا ہے؟ وہ آپ اپنے دل میں خوب سمجھتے ہو۔ اسی لئے تو حلف اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر یہ دورنگی کے کھیل کب تک کھیلتے رہو گے۔ دیکھو خدا کے پاس جانے کے دن قریب آ رہے ہیں۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

مولوی محمدؐ علی صاحب کے ہمخیالوں کے لئے ۲۰۰۰ دو ہزار روپیہ انعام

جو اصحاب مولوی محمدؐ علی صاحب کے ہم خیال ہیں۔ ان کو بھی دو ہزار روپیہ کے انعام کے ساتھ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے مولوی صاحب کو حلف کے لئے تیار کریں۔ اور ہم سے **دو ہزار روپیہ انعام لیں**۔ ہماری طرف سے جملہ **ایک لاکھ روپے کے مختلف انعامات** کا ایک رسالہ معہ شرائط حلف اردو انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ جو دو آنہ کے ٹکٹ آنے پر فوراً روانہ کر دیا جاتا ہے

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

۱۹۴۳ء "ہورڈنگ اینڈ پرافیٹرنگ پریوینشن آرڈیننس"

کے متعلق خاص خاص باتیں

یہ آرڈیننس (قانون) ان اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کی روک تھام اور ان کے بیچنے والوں کو نفع خوری سے باز رکھنے کے لئے بنایا گیا ہے جو کسی خاص کنٹرول کے تحت نہیں آتیں اس پر عمل درآمد کنٹرولر جنرل سول سپلائیز بمبئی کی نگرانی میں ہوتا ہے، جسے اس مقصد کے لئے حکومت ہند کے محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نے بہت وسیع اختیارات دیئے ہیں۔ اس اہم قانون کی تفصیلات کو سمجھ لیجئے جس کا اصل مقصد آپ یعنی خریدار کی حمایت اور حفاظت ہے۔

دوکاندار

۱۔ کسی چیز کی تیاری کی لاگت یا اصل حاصل کرنے کی کل لاگت پر صرف ۱۰ فیصدی منافع بڑھا سکتا ہے جیسا کہ جنگ سے پہلے ہونا تجارتی قاعدہ تھا۔ لیکن ان صورتوں میں جہاں مذکورہ بالا کل لاگت پر ۲۰ فیصدی سے زیادہ دام بڑھانے ہوں، کنٹرولر جنرل سول سپلائیز نئی دہلی کی منظوری پہلے سے حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

۲۔ دس روپے سے زیادہ کے سودے پر داموں کی رسید لازمی طور پر دیگا۔

۳۔ سودا بیچنے کے لئے یہ شرط نہیں لگا سکتا کہ کچھ اور چیزیں بھی ساتھ خریدی جائیں۔

۴۔ ایک خاص مقدار سے زیادہ مال نہیں رکھ سکتا۔

۵۔ عام طور پر سودا بیچنے سے انکار نہیں۔

چھ دوکانداروں کا چالان

دہرہ دون ۱۸ اکتوبر۔ قانون انسداد نفع خوری و ذخیرہ اندوزی کی خلاف ورزی کے الزام میں دہرہ دون کی چھ بڑی بڑی فرموں کے مالکوں کا سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں چالان کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ ۱۰ اور دوکانداروں کو ۲۵ روپے سے لے کر ۲۰۰ روپے تک جرمانے کی سزائیں دی گئی ہیں۔

ذخیرہ اندوزی اور نفع خوری پر روزانہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو سزائیں مل رہی ہیں۔ سرکاری انسپکٹر زیادہ علاقوں میں پھیل رہے ہیں۔

خریدار پر بھی ضرور کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں

دفعہ ۴ میں دی ہوئی چیزوں کی صرف اتنی ہی مقدار رکھ سکتے ہیں جتنی کہ اس کو اور اس کے گھر والوں کو تین مہینے کے لئے درکار ہو۔ اس سے زیادہ رکھنا جرم ہے، جس پر سزا ہو سکتی ہے۔

ان باتوں کو اچھی طرح سمجھ لیجئے۔ جو کچھ خریدیں اس پر بے تحاشا دام مت دیجئے۔ نئی چیزوں پر کنٹرول لگنے کی خبر رکھئے۔ حکومت ہر ایک دوسری چیزوں کی پڑتال کر رہی ہے۔

اگر کسی خریدار کو لوٹا جائے، یا اسے شبہ ہو کہ اس قانون کی خلاف ورزی کی گئی ہے تو وہ مقامی حکام کو یا چاہے تو براہ راست نیچے لکھے ہوئے محکمے کو اطلاع کرے۔ اس قانون کے مطابق مجرموں کو سرسری مقدمے کے بعد سزا دی جا سکتی ہے، اور جرمانہ یا پانچ سال تک کی قید ہو سکتی ہے، اور مال ضبط کیا جا سکتا ہے یا یہ تینوں سزائیں ساتھ دی جا سکتی ہیں۔

نوٹ ۔ بعض صورتوں میں ثبوت کا بار ملزم پر ہوتا ہے اسے خود کو بے جرم ثابت کرنا پڑتا ہے۔ مستغیث کو اس کا جرم ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

حالات سے باخبر رہیئے

اپنے حقوق طلب کیجئے

HOARDING & PROFITEERING

HPPO

PREVENTION ORDINANCE

محکمۂ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز

نئی دہلی نے شائع کیا

99A1

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۲۶ جنوری - روسیوں نے جرمن سائیلیشیا کے مشہور شہر برسلاؤ پر دھاوا بول دیا ہے۔ دو ہفتے ہوتے روسی فوجیں اس شہر سے دو سو میل دور تھیں۔ جرمن یہاں بڑی سخت لڑائی لڑ رہے ہیں۔ مارشل ژوکاف کی فوجیں بھی مغربی پرشیا میں آگے بڑھتی جا رہی ہیں۔ اور پوزنان سے جو اس علاقہ میں جرمنوں کی بہت بڑی چھاؤنی ہے۔ صرف پندرہ میل دور ہیں۔ اس علاقہ میں روسیوں نے چھ سو پچاس بستیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ مشرقی پرشیا میں روسی بالٹک کے کنارے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور ایلبنگ کی بندرگاہ سے صرف دس میل دور ہیں۔ اور اس صوبہ کے دارالسلطنت کونیسبرگ سے ۱۵ میل دور ہیں۔ بوڈاپسٹ میں روسیوں نے بیض اور عمارتوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۲۶ جنوری - لوزان میں امریکن فوج کلارک کے ہوائی اڈہ پر قبضہ کرنے کے بعد انگلیز کی طرف آگے بڑھ رہی ہے۔ اور اب منیلا سے ۵۴ میل دور ہیں۔ ایک اور دستہ مغربی کنارے پر نیچے کی طرف بڑھ رہا ہے اور سنتا کروز کی بندرگاہ پر قبضہ کر چکا ہے۔ امریکن ہوائی جہازوں نے دس ہزار ٹن کے مال لے جانے والے ایک جاپانی جہاز کو غرق کر دیا۔ اور بعض کو نقصان پہنچایا۔ اتحادی جہازوں نے آیو جیما کے سمندری کنارے پر واقع جاپانی فوجی ٹھکانوں پر سخت گولہ باری کی۔ ستر روز قبل امریکن فوج لوزان میں اتری تھی۔ اور اب تک کافی کامیابی حاصل کر چکی ہے۔

کانڈی ۲۶ جنوری - جو اتحادی دستے برما میں اراکان کے مشرقی کنارے پر اترے تھے۔ انہوں نے کانگو سے ایک میل مغرب کی طرف دشمن کی فوجی چوکی پر قبضہ کر لیا۔ اتحادی فوج نے ایراودی کے مشرقی کنارے کے ایک شہر ٹوانگی پر قبضہ کر لیا ہے۔ چندون کے نچلے علاقہ میں دشمن سخت مقابلہ کر رہا ہے۔

لنڈن ۲۶ جنوری - جرمن شہر برسلاؤ سے تمام عورتیں اور بچے نکال چکے ہیں۔ یہ ایک اہم شہر ہے۔ جس کی آبادی جنگ سے قبل چھ لاکھ تھی۔ اتحادی بمباری سے بچنے کے لئے جرمنوں نے بڑے بڑے صنعتی کارخانے یہاں منتقل کر رکھے تھے۔ اس علاقہ میں روسیوں کے قبضہ میں جنگی ساز و سامان سے بھری ہوئی بہت سی ریل گاڑیاں اور ذخائر آئے ہیں۔

لنڈن ۲۶ جنوری - لارڈ لوئی مونٹ بیٹن نے مارشل چیانگ کائی شیک کو اس گرانقدر امداد کے لئے جو شمالی برما میں چینی فوج دے رہی ہے شکریہ کا تار ارسال کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ دن دور نہیں کہ جب چین جو مسلسل آٹھ سال سے جنگ کے مصائب کا شکار ہو رہا ہے جاپانی ظالموں سے نجات حاصل کرے گا۔

چنکنگ ۲۶ جنوری - چین کی کمیونسٹ آرمی کا کمانڈر یہاں پہنچا ہے۔ تا مارشل چیانگ کائی شیک کے ساتھ ایک کانفرنس میں شامل ہو سکے جس میں چین میں کولیشن گورنمنٹ کے قیام کے سوال پر غور کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۶ جنوری - مغربی محاذ پر شمالی السس میں ساتویں امریکن فوج نے دشمن کے سب جوابی حملے روک دئے ہیں۔ جنوبی السس میں فرانسیسی دستے سات میل آگے بڑھ چکے ہیں۔ آرڈینز کے محاذ پر جرمن برابر پسپا ہو رہے ہیں۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے دشمن کی سات سو موٹر گاڑیاں برباد کر دیں اور پانچ سو کو نقصان پہنچایا۔ دوسری برطانی فوج بھی روہر کی طرف پیشقدمی کرتی جا رہی ہے۔

ماسکو ۲۶ جنوری - سوویٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ مشرقی محاذ پر جرمنی کے انجام کا آغاز ہو چکا ہے۔ اب جرمنی کے تباہی سے بچ نکلنے کی کوئی صورت نہیں۔ جرمنوں کی صنعت اسلحہ سازی پر خوفناک ضرب لگائی جا چکی ہے۔ جرمنی کے ڈپٹی پریس چیف نے ایک تقریر براڈکاسٹ کی جس میں کہا کہ مشرقی جرمنی میں ابتری پھیل گئی ہے سڑکوں پر پناہ گزینوں کی سخت بھیڑ بھاڑ ہے مگر ہم روس کے سامنے کبھی ہتھیار نہ ڈالیں گے۔

لنڈن ۲۶ جنوری - پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ایڈن نے کہا کہ جرمنی سے غیر مشروط ہتھیار رکھوانے کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اتحادی کمشن جرمنی پر ٹھونسی جانے والی شرائط تیار کر رہا ہے۔

لنڈن ۲۶ جنوری - مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ اگر جرمنی نے زہریلی گیس استعمال کی تو ہم اسکے خلاف دس گنا زہریلی گیس استعمال کریں گے۔

لنڈن ۲۶ جنوری - یوگوسلاویہ کے کنگ پیٹر نے سمجھوتہ کے لئے اپنے وزیراعظم کو بلایا اور یہ شرط پیش کی کہ پہلے وہ موقوفی کے حکم کی تعمیل کرے مگر اس نے اور اس کی وزارت نے اس شرط کو ماننے سے انکار کر دیا۔

قاہرہ ۲۶ جنوری - مصر کے شاہ فاروق مدینہ پہنچ گئے ہیں۔ کل شاہ ابن سعود سے آپ کی پہلی ملاقات ہوئی۔ آپ کا شاندار استقبال کیا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ آپ عرب فیڈریشن کی تحریک کے سلسلے میں شاہ ابن سعود کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

کانڈی ۲۶ جنوری - برما میں مانڈلے کو بچانے کے لئے جاپانی زور شور سے خندقیں کھود رہے ہیں۔ اور شمال میں انہوں نے زبردست توپخانہ پہنچا دیا ہے۔ اب تک جاپانیوں نے برما کی کسی لڑائی میں اتنی زیادہ توپیں استعمال نہیں کیں۔ گزشتہ چند روز سے لڑائی بڑی شدت اختیار کر چکی ہے۔ جاپانیوں نے خوفناک حملے کئے جو سب پسپا کر دیئے گئے۔ مانڈلے برما کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ اور جاپانی ہر قیمت پر اس کی حفاظت کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔

ماسکو ۲۶ جنوری - مشرقی محاذ کے جس مورچہ پر مارشل کونیف کی فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ وہاں مشہور جرمن جنرل مارشل ڈان ہاک ہلاک ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ مشینی دستوں کا چیف آف سٹاف جنگی قیدی بنا لیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۶ جنوری - پارلیمنٹ میں یہ تجویز پاس ہو گئی ہے کہ برطانی لڑکیوں کو اب جبری طور پر امدادی فوج میں کام کرنے کے لئے سمندر پار بھی بھیجا جا سکتا ہے۔ اس تجویز پر بہت گرما گرم بحث ہوئی۔

کراچی ۲۶ جنوری - آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کل انگلستان روانہ ہو گئے آپ دولت متحدہ برطانیہ کی کانفرنس میں ہندوستانی نمائندوں کی رہنمائی کریں گے۔

لنڈن ۲۶ جنوری - شمالی السس میں کل بڑے زور کی لڑائی ہوتی رہی۔ ساتویں امریکن فوج نے دشمن کو دریا کے مشرقی کنارے پر دھکیل دیا ہے۔

ماسکو ۲۶ جنوری - روسی توپیں دریائے اوڈر کے ساتھ ساتھ جرمن ڈیفنس لائن پر بڑی شدید گولہ باری کر رہی ہیں۔ اسی طرح برسلاؤ پر بھی بڑے زور کی گولہ باری ہو رہی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جرمنوں نے برسلاؤ پر آخری دم تک مقابلہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور انہوں نے یکے بعد دیگرے تین قلعہ بندیاں کر لی ہیں۔ دریائے اوڈر کے سب پل اڑا دیئے ہیں۔ اور شہر سے تمام عورتوں اور بچوں کو نکال لے گئے ہیں۔ سائیلیشیا میں روسیوں نے دو اور اہم شہر دشمن سے چھین لئے ہیں جرمنوں کا بیان ہے کہ روسی فوجیں بالٹک کے کنارے تک جا پہنچی ہیں۔ مگر اتحادی ذرائع سے تا حال اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔

بمبئی ۲۶ جنوری - ٹیکسٹائل کنٹرول بورڈ کے چیئرمین نے اعلان کیا ہے کہ عام کپڑے کے نرخوں میں تخفیف کر دی گئی ہے۔ جو ایک آنہ